لا الٰہ الا اللہ نستغفر اللہ نسألک الجنۃ ونعوذ بک من النار (رد المختار ص ۴۷)

لیکن اس کا ماخذ کیا ہے، اس کا ذکر نہیں فرمایا۔

امام ابن القیم نے امام احمد سے یہ ورد نقل کیا ہے کہ وہ اسے دہرا دہرا کر بار بار پڑھتے تھے:

"لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو" (بدائع الفوائد ج ۴ ص ۱۱۰)

بعض ائمہ اور تابعین وقفہ کے دوران انفرادی طور پر دوسرے ورد و وظیفہ کے بجائے نوافل پڑھ لیا کرتے تھے۔ ان میں عامر بن عبداللہ بن زبیر، ابو عمرو، سعید بن عبدالعزیز، لیث بن سعد، ابن مبارک، ابن جابر، بکر بن مضر، ابوبکر بن حزم، یحییٰ بن سعید، ابن عبیدۃ، قیس بن رافع، اوزاعی، ابو معاویہ اور سعید بن الخمیس: یصلون بین الاشفاع ــــ امام مالکؒ بھی فرماتے تھے کہ اس میں کوئی حرج نہیں! (قیام اللیل ص ۷۲)

بعض صحابہؓ اور تابعینؒ اور ائمہؒ اس کے مخالف تھے اور سخت مخالف تھے، لٹھ لے کر خبر لیتے تھے۔ (قیام اللیل ص ۷۲)

راقم الحروف کے نزدیک یہ وظیفہ اقرب الی الصواب ہے:

"اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ذُو الْمَلَکُوْتِ وَالْجَبَرُوْتِ وَالْکِبْرِیَاءِ وَالْعَظَمَۃِ"

عن طلحۃ بن یزید عن حذیفۃ قال قام بنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ذات لیلۃ من رمضان فی حجرۃ من جرید النخل ثم صب علیہ دلوا من ماء ثم قال اللہ اکبر اللہ اکبر۔ الحدیث! ــــ قال النسائی: ھذا الحدیث عندی مرسل وطلحۃ بن یزید لا اعلم سمع من حذیفۃ ص ۱۹۸/۱۔ مصنف ابن ابی شیبۃ ص ۳۹۵/۲)

۶ - فقہ و اصول کی کتب:

یہ بہرحال جماعت کے اکابر اور علماء کی تشخیص کا کام اور معاملہ ہے۔ وہ سر جوڑ کر بیٹھیں اور کوئی مناسب نصاب تجویز کریں۔ یہ بات انفرادی صوابدید کے حوالے کرنا مناسب نہیں ہے۔ باقی رہی راقم الحروف کی ذاتی دلچسپی، تو اسے یوں تصور فرمائیں:

فقہ:

امام شوکانی کی دررِ بہیہ زبانی یاد کرائی جائے، اس کے بعد عمدۃ الفقہ ابن قدامۃ، مختصر ابن الحاجب،

التنقیبہ اور تبصرۃ الاحکام لابن فرحون مالکی پڑھائی جائے۔ ان سے فارغ ہو کر منہاج الطالبین امام نووی، یا وجیز امام غزالی اور مختصر ابی الضیاء مالکی کی پڑھانا چاہیئے۔ ان کے بعد قدوری، پھر مہذب امام ابواسحٰق شیرازی شافعی، الامتناع للمقدسی اور الدراری المضیئۃ للشوکانی، ان کے آخر میں ہدایہ اور بدایۃ المجتہد پڑھائی جائے۔ یہ نصاب مکمل کر کے ایک سال مغنی ابن قدامہ، مدونۃ امام مالک، الاشراق لابن المنذر، مقدمات ابن رشد، السیل الجرار للشوکانی، محلی ابن حزم اور فتح القدیر کا صرف مطالعہ کرایا جائے۔

اصولِ فقہ:

سب سے پہلے اصولِ فقہ مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ، اس کے بعد جوینی کی "ورقات" متن منار نسفی اور مختصر تنقیح الفصول زبانی یاد کرائی جائیں۔ اس کے بعد اللمع فی اصول الفقہ لابی اسحاق شیرازی اور حاشیہ الدمیاطی علی شرح الورقات، مختصر الروضہ لابن قدامہ، القواعد لابن الساعاتی اور اصول الشاشی پڑھائی جائیں۔ پھر نور الانوار (ملا جیون) منہاج الوصول الی علم الاصول للبیضاوی اخیر میں التوضیح علی التنقیح لعبید اللہ بن مسعود، موافقات للشاطبی پڑھائی جائے۔

الاحکام فی اصول الاحکام لابن حزم، ارشاد الفحول للشوکانی، تلویح تفتازانی، مستصفی الاصول للغزالی اور تیسیر التحریر لمحمد امین بادشاہ کے مطالعہ کیلئے مزید ایک سال ان کو دیا جائے۔

منطق و فلسفہ:

سلم العلوم کے بعد امام ابن تیمیہؒ کی رد علی المنطقیین اور فلسفہ کے آخر میں بہجۃ العلوم طنطاوی ضرور پڑھائی جاویں۔

خاص طور پر یورپ میں منطق اور فلسفہ پر جو کام کیا گیا ہے، ان کے ان تصورات کو سمجھنے کی ضرور کوشش کی جائے جو یونانی منطق و فلسفہ پر نظر ثانی کے نتیجہ میں سامنے آئے ہیں، ان کو اپنی متداول کتب کے حواشی پر درج کر کے طلباء کو ان جدید افکار سے آگاہ کیا جائے، بالخصوص جان اسٹوارٹ مل (ف ۱۸۷۳ء) کی کتاب "نظام المنطق" اور تنقید فلسفہ ہملٹن کو عربی اور اردو میں ضرور منتقل کیا جائے۔

صرف و نحو:

صرف کیلئے صرف بہائی پھر صرف میر، زنجانی عبد الحق (قوانین) مراح الارواح، شافیہ پڑھا کر اخیر میں علقمیہ شرح مراح الارواح اور شافیہ کی شرح جاربردی اور رضی کا مطالعہ کرا دیا جائے۔

نحو میں سب سے پہلے متن ملحۃ الاعراب اور متن مائۃ عامل زبانی یاد کرائے جائیں، پھر تہذیب النحو، اس کے بعد ہدایۃ النحو، اس کے بعد قواعد الاعراب ابن ہشام، پھر مفصل، متن متین، مغنی اللبیب،

لابن ہشام پڑھا دی جائیں۔

آخر میں الاشباہ والنظائر (نحو) للسیوطی، کتاب سیبویہ، شرح جامی مع عصام، ابن یعیش کی شرح مفصل، کتاب المسائل فی الخلاف بین البصریین والبغدادیین لابی رشید نیسابوری، الاقتراح للسیوطی فی اصول النحو اور ابن الانباری کی کتب کا مطالعہ ضرور کرا دیا جائے، ان سے ذہن بن جائیگا۔

المعانی والبیان والبدیع:

سیوطی نے چودہ علوم کا مختصر تعارف پیش کیا ہے۔ اس کتاب کا نام "نقایہ" ہے۔ اس میں ایک باب "علم معانی"، دوسرا باب "علم بیان" اور تیسرا "علم البدیع" پر ہے۔ علیحدہ علیحدہ پہلے انہیں زبانی یاد کرایا جائے، اس کے بعد "البلاغۃ الواضحہ"، اور "دروس البلاغۃ" پڑھا کر مختصر معانی سعد الدین تفتازانی کی اور ابن القیم کی کتاب "الفوائد المشوق الی علوم القرآن وعلم البیان" پڑھا دی جائے۔

ان کے آخر میں مطول تفتازانی کی، الاطول عصام کی اور تقریر الشمس الالبانی حاشیہ مختصر المعانی کے مطالعہ کیلئے ان کو وقت دیا جائے۔

حدیث:

سب سے پہلے المحرر لابن قدامۃ، پھر بلوغ المرام، اس کے بعد منتقی ابن تیمیہ، پھر ابوداؤد، نسائی، ترمذی، صحیحین، کتاب الاموال لابی عبید، مؤطا مالک پڑھائی جائے۔ اگر محرر زبانی یاد کرائی جاسکے تو نہایت زرخیز ثابت ہوگی۔

آخر میں جامع الاصول لابن الاثیر جزری، مجمع الزوائد، المطالب العالیہ لابن حجر، شرح السنۃ للبغوی، نصب الرایہ للزیلعی، فتح الباری، مصنف عبدالرزاق کے مطالعہ کیلئے انکو وقت دیا جائے۔

ادب:

اس کی طرف خصوصی توجہ دی جائے، کتب کے علاوہ عربی بول چال اور تحریر و تقریر پر خاصہ زور دیا جائے اور عرب ممالک سے جو ماہنامے، ہفت روزے اور روزنامے نکلتے ہیں وہ ان کو باقاعدہ مطالعہ کیلئے دیئے جائیں۔ اسلامی تاریخ، عالم اسلام کے جغرافیہ اور سیاسیات سے متعلق کتب کی طرف ان کی توجہ مبذول کرائی جائے۔ کتب کی حد تک متداول کتب پر کچھ اور دواوین کے اضافے ضروری ہیں۔

اصولِ حدیث :

اس کیلئے سب سے پہلے علامہ سیوطی کی مختصر کتاب "نقایہ" کا باب "علم الحدیث" پھر اس کے بعد حافظ ابن حجر عسقلانی کی "نخبۃ الفکر" زبانی یاد کرائی جائے۔ پھر نزہۃ النظر شرح نخبۃ الفکر اور "تسہیل الوصول الی علم الاصول" ان کے بعد حازمی کی "شروط الائمۃ الخمسہ" پڑھا دی جائیں۔ بعد میں :

کفایہ للخطیب، تقریب الاسانید للعراقی، مقدمہ ابن الصلاح مع شرح التقیید والایضاح للحافظ ابن حجر عسقلانی، الفیہ عراقی مع فتح المغیث لہ وللسخاوی، دمشقی کی قواعد الحدیث اور سیوطی کی تدریب الراوی کے مطالعہ کیلئے انکو وقت دیا جائے۔

سیاست :

اس کے لئے احکام السلطانیہ ماوردی اور ابو یعلی حنبلی، السیاسۃ الشرعیۃ ابن تیمیہؒ، مقدمہ ابن خلدون، فخر الدین ابن الطقطقی کی الفخری فی الآداب السلطانیہ والدول الاسلامیہ اور الطرق الحکمیۃ ابن القیم کا ایک دفعہ مطالعہ ضرور کرا دیا جائے۔

مدت تعلیم :

آج کل شارٹ کٹ راہوں کی تلاش زیادہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ذہن بنتا ہے نہ متعلقہ علوم سے مناسبت پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ان علوم کے اکتساب کیلئے کم از کم دس اور بارہ سال کا عرصہ ہونا چاہیئے۔ ورنہ ان علوم سے مناسبت پیدا ہو گی نہ ذہن بنے گا۔

تخصص :

تحصیل علم کے بعد جس شعبہ سے زیادہ مناسبت ہو، پھر اس سے متعلقہ کتب کا کما حقہ مطالعہ کیا جائے اور اس سلسلہ میں تصنیف و تالیف کا آغاز کر دیا جائے۔

مطالعہ :

مطالعہ کیلئے کتب کو اگر سحری کا وقت دیا جائے تو یہ وقت رنگ لائے بغیر نہیں رہے گا۔ بہتر ہے پہلے نوافل ادا کر لئے جائیں۔

غذا :

ستھری تو ضرور رہو مگر سادہ ہو اور اشتہاء کی بہ نسبت بہت کم کھانا کھایا جائے۔ اس سے ذہن روشن رہتا ہے، طبیعت میں ایک گونہ نشاط پیدا ہوتی ہے۔ اس کے بغیر رسوخ فی العلم مشکل سے حاصل ہوتا ہے۔